OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

عصر حاضر میں اولاد کی تربیت میں والدین کا کردار قرآن وسنت کی روشنی میں

The role of parents in the education of children in modern times in the light of Quran and Sunnah

Arif Hussain
M.Phil. Research Scholar, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: agaastori@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aftab
Chairman & Associate Professor, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi, Pakistan.
Email: Atif.aftab@hamdard.edu.pk

Received on: 02-10-2024 Accepted on: 05-11-2024

Abstract

The upbringing of children has always been a cornerstone of societal development, and in contemporary times, the role of parents has become even more crucial due to the multifaceted challenges posed by modernity. This study examines the parental responsibilities and their impact on children's upbringing, as guided by the teachings of the Quran and Sunnah, and their relevance to contemporary challenges Utilizing a qualitative research methodology, this study delves into Islamic primary sources, including Quranic verses and Prophetic traditions, to analyse the foundational principles of parental roles in nurturing ethical, moral, and spiritual values in children. The research also draws insights from classical Islamic scholarship and integrates perspectives from modern sociological and psychological frameworks to contextualize the findings. The study identifies key parental responsibilities, such as providing moral guidance, ensuring. Religious education, fostering emotional well-being, and safeguarding children against harmful influences. Furthermore, it highlights how contemporary challenges like digital exposure, declining family structures, and evolving cultural dynamics impact the traditional roles of parents. The findings suggest that the Quran and Sunnah provide timeless guidelines for addressing these challenges, emphasizing the importance of intentional parenting, role modelling, and the active inculcation of Islamic values. The study also underscores the significance of strengthening family bonds and aligning modern parenting practices with Islamic principles to ensure a balanced upbringing. This research contributes to the academic discourse by offering actionable insights for parents, educators, and policymakers, aiming to bridge the gap between traditional Islamic teachings and contemporary parenting practices. It concludes with practical recommendations for fostering a robust Islamic family system that effectively addresses the challenges of the modern age.

Keywords: Parenting Role in Islam, Child Upbringing in the Light of Quran and Sunnah, Islamic Guidelines for Modern Parenting, Contemporary Challenges in Child Education, Parental

Responsibilities in Islamic Teachings.

تعارف:

پروردگار عالم نے کائنات کی تخلیق کے بعد جس مخلوق کو اپنا نائب بنایا، اسے اشرف المخلوقات اور احسن تقویم کا درجہ دیا، وہ حضرت انسان ہے۔ انسان کی تسکین اور تربیت کے لیے اللہ نے بے شمار نعمتیں عطا کیں اور انبیاء علیہم السلام اور آسمانی کتابوں کے ذریعے روحانی و اخلاقی رہنمائی فراہم کی۔ انہی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت اولاد ہے، جو والدین کے پاس اللہ کی امانت ہوتی ہے۔ اس امانت کی حفاظت والدین کی ذمہ داری ہے، جس میں غفلت خیانت کے مترادف ہے۔

والدین پر لازم ہے کہ وہ نہ صرف اپنی اولاد کو کھانے پینے اور لباس جیسی بنیادی ضروریات فراہم کریں بلکہ ان کی دینی و اخلاقی تربیت بھی کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ"(صحیح بخاری:7138)

"آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا"

یہ حدیث والدین پر بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ بچوں کی روحانی نشوونما اور کردار سازی والدین کی اولین ذمہ داری ہے تاکہ وہ اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزار سکیں اور آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (التحریم:6)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ"

اس آیت میں مسلمانوں کو اپنے گھر والوں کی اصلاح اور دینی تربیت کی تلقین کی گئی ہے تاکہ وہ جہنم سے محفوظ رہ سکیں۔

اولاد ایک نعمت کے ساتھ ساتھ آزمائش بھی ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا:

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ(انفال:28)

"اور جان لو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں"

اس آزمائش میں کامیاب ہونے کے لیے والدین کو اپنی اولاد کی تربیت عقائد، عبادات، اخلاقیات، اور معاشرتی آداب کے تمام پہلوؤں سے

کرنی ہوگی۔ان کی شخصیت سازی والدین کے کردار اور عملی زندگی سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلِدُ عَلىٰ الْفِطْرَةِ فَأَبْوَاهُ يَهُوْدَانِه وَيَنْصُرَانِهِ وَيُشْرِكَانِهِ"(صحیح مسلم:6759)

"ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مشرک بناتے ہیں"

یہ حدیث اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ بچوں کی صحیح سمت کا تعین والدین کے طرز عمل اور تربیت پر منحصر ہے۔

اسلام بچوں کی تربیت پر خصوصی زور دیتا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرُوا أولادَكم بالصلاةِ وهم أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، "وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا، وهُم أَبْنَاءُ عَشْرٍ،وفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي المضَاجِعِ"(سنن ابی داود:495)

"جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو تم ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو،اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس پر(یعنی نماز نہ پڑھنے پر)مارو،اور ان کے سونے کے بستر الگ کر دو"

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تربیت کی ابتدا بچپن سے ہی ہونی چاہیے تاکہ بچے اچھے اخلاق اور عبادات کے عادی بن سکیں۔

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا آدَابَهُمْ"(ابن ماجہ:3671)

"اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی صحیح تربیت کرو"

یہ حدیث اس بات کی اہمیت پر زور دیتی ہے کہ اولاد کی عزت نفس کو مجروح کیے بغیر ان کی اخلاقی و دینی تربیت کی جائے۔

مختصر یہ کہ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نہ صرف دنیاوی کامیابی کے لیے تیار کریں بلکہ آخرت کی کامیابی کے لیے بھی ان کی رہنمائی کریں۔ان کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں ہوتا کہ وہ نہ صرف خود کامیاب ہوں بلکہ معاشرے کے لیے بھی باعث خیر بنیں۔

تحقیقی مقاصد(RESEARCH OBJECTIVES)

1. قرآن وسنت کی روشنی میں والدین کے بچوں کی تربیت میں کردار کا جائزہ لینا۔
2. عصر حاضر میں بچوں کی تربیت کو درپیش چیلنجز کی نشاندہی کرنا اور ان کے حل کے لیے اسلامی تعلیمات کا اطلاق پیش کرنا۔
3. اسلامی اصولوں کے مطابق والدین کے فرائض اور جدید دور کی ضروریات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے تجاویز پیش کرنا۔

تحقیقی سوالات(RESEARCH QUESTIONS)

1. قرآن وسنت بچوں کی تربیت میں والدین کے کردار کے بارے میں کیا رہنمائی فراہم کرتے ہیں؟
2. جدید دور کے چیلنجز، جیسے ڈیجیٹل میڈیا اور خاندانی نظام کی کمزوری، بچوں کی تربیت پر کیسے اثرانداز ہوتے ہیں؟
3. والدین قرآن وسنت کی روشنی میں عصر حاضر کے مسائل کو کیسے حل کر سکتے ہیں؟

متعلقہ ادب (LITERATURE REVIEW)

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ"(التحریم:6)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔"

اس آیت کا ایک بڑا پیغام والدین کو اپنے بچوں اور اہل وعیال کی تربیت کے حوالے سے ہے۔ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو صحیح راستے پر چلائیں، انہیں اسلام کی تعلیمات دیں، اور انہیں نیک اخلاق اور تقویٰ کے اصولوں سے آشنا کریں، تاکہ وہ اللہ کے راستے پر چل سکیں اور آخرت میں جہنم کی آگ سے بچ سکیں۔ تربیت اولاد میں والدین کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے کیونکہ بچے کی شخصیت، عقیدہ، اخلاق اور عادات والدین کی رہنمائی اور تربیت سے ہی تشکیل پاتی ہیں۔ بچوں کی فطرت اسلام اور توحید کو قبول کرنے کی ہوتی ہے، لیکن والدین کے اقوال، افعال اور ماحول کا اثر بچے کی تربیت پر گہرا پڑتا ہے۔ اگر والدین اچھے اخلاق، دین کی پیروی، اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں تو بچے بھی انہی اقدار کو اپنا لیتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ"(صحیح بخاری:1385)

"ہر بچہ کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہر بچہ فطرتِ سلیمہ اور اسلام کی قبولیت کی صلاحیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ تاہم، اس کی شخصیت، عقیدہ اور رویے والدین کی تربیت اور ماحول کی وجہ سے تشکیل پاتے ہیں۔

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے:

"أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ، مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ"(معارف الحدیث:1397)

"ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا: حضرت! اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ تمہاری جنت اور دوزخ ہیں.

یہ حدیث والدین کو اس بات کا احساس دلاتی ہے کہ اولاد کی تربیت کا صحیح طریقہ اپنانا ضروری ہے، کیونکہ وہ ہماری جنت یا جہنم کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر بچوں کی تربیت صحیح طریقے سے کی جائے تو وہ دنیا وآخرت میں کامیاب ہوں گے۔

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ اسلامی عقائد اور صالح عادات کو اپنائے، کیونکہ ان کی تربیت اور ماحول بچے کے مستقبل کے عقائد اور کردار پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ بچے کی پیدائش فطری طور پر پاکیزہ ہوتی ہے، اور اس کی ابتدائی تربیت میں والدین کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ والدین کے عقائد، عادات، اور طرزِ عمل بچے کی شخصیت اور اخلاق پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ بچہ والدین کے اقوال واعمال کی تقلید کرتا ہے اور ان کے طور طریقوں کو اپناتا ہے، چاہے وہ مثبت ہوں یا منفی۔ اس لیے والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق گزاریں تاکہ ان کی اولاد کی تربیت صحیح اور مثبت انداز میں ہو اور وہ درست عقائد، صالح عادات اور بہترین اخلاق اپنا ہوں۔ (علوی، 2007)

انبیاء کرام علیہم السلام کا اولاد کی خواہش:

اولاد کی خواہش انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور ایک فطری ضرورت بھی، جس کا ذکر قرآن مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے۔ انبیاء کرام نے اللہ سے ہمیشہ نیک اور صالح اولاد کی دعا کی، کیونکہ اولاد نہ صرف زندگی کی تکمیل کا ذریعہ ہے بلکہ اللہ کے دین کی سربلندی اور احکام کی پیروی کے لیے بھی اہم ہے۔ یہ دعائیں والدین کی محبت اور ذمہ داری کا عکاس ہیں اور یہ ثابت کرتی ہیں کہ اللہ کی رضا کے لیے اولاد کی خواہش کرنا نہ صرف جائز بلکہ ایک پسندیدہ عمل ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے نیک اولاد کی دعا کی، جو قرآن میں ان الفاظ میں ذکر ہوئی:

"رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ"(الصف:38)

"اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔"

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسے عظیم نبی عطا کیے۔ اس دعا سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اولاد کی خواہش ایک فطری عمل ہے، لیکن اس خواہش کو نیک نیتی اور اللہ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود اللہ سے اولاد کی درخواست کی، جو قرآن میں یوں نقل ہوئی ہے:

"وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا"(مریم:5)

"اے اللہ! مجھے اپنے بعد قرابت داروں کا خوف ہے اور میری بیوی بانجھ ہے، پس تو مجھے اپنی قدرت سے نیک وارث عطا کر۔"

یہ دعا والدین کی محبت اور ان کی نسل کو ہدایت پر قائم رکھنے کی خواہش کو ظاہر کرتی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی دعا میں نسل کی دینی سربلندی کی امید ظاہر کی۔

تربیت کا معنی و مفہوم

لغوی اعتبار سے تربیت کا معنی و مفہوم

تربیت عربی زبان کا لفظ ہے جو ر-ب-ب سے مشتق ہے۔ اس کے لغوی معنی رُشد و نشو و نما اور بچے کی اصلاح کے لیے بہترین اقدام کرنے کے ہیں۔(زبیدی، ج2، ص464)

فیروز لغت میں تربیت کا معنی پرورش، تعلیم و تہذیب، تعلیم و اخلاق کے کیے ہیں۔(فیروز لغات، ص200)

صاحب مفردات کا کہنا ہے کہ "رب" مصدری معنٰی کے لحاظ سے کسی چیز کو حد کمال تک پہچانے، پرورش اور پروان چڑھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔(اصفہانی)

اصطلاحی اعتبار سے تربیت کا معنی و مفہوم:

اسلامی علوم اور دینی کتابوں میں تربیت کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں:

شہید مطہری کے مطابق تربیت کا مطلب ہے کہ انسان کی اندرونی اور حقیقی صلاحیتوں کو نکھارا جائے۔ یہ وہ صلاحیتیں ہوتی ہیں جو جانداروں (جیسے انسان، جانور اور پودے) میں قدرتی طور پر موجود ہوتی ہیں، لیکن ان کو عملی طور پر پروان چڑھانا تربیت کہلاتا ہے۔ اس لیے تربیت کا عمل صرف جانداروں تک محدود ہے اور ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ظاہر کرنے اور بہتر بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے (مطہری، ص 43)

مفتی محمد شفیع عثمانی کے مطابق تربیت کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو اس کی تمام ضروریات اور مفادات کا خیال رکھتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کے مکمل کمال تک پہنچایا جائے۔ یعنی تربیت کا عمل تدریجی طور پر کیا جائے تاکہ فرد یا چیز اپنی بہترین حالت تک پہنچ سکے۔ (عثمانی، ص168، 2008)

ڈاکٹر محمد امین کے مطابق آج کل تعلیمی اصطلاح میں جو لفظ "تربیت" استعمال کیا جاتا ہے، قرآن میں اس کے مساوی الفاظ "تزکیہ" اور "تادیب" استعمال ہوئے ہیں۔ یہ دونوں الفاظ بھی انسان کی اصلاح اور بہتر بنانے کے عمل کو ظاہر کرتے ہیں، جو کہ تربیت کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ "تزکیہ" کا مطلب ہے روحانیت اور اخلاق کی صفائی، جبکہ "تادیب" سے مراد ہے صحیح رہنمائی اور سلیقے سے برتاؤ کا سلیقہ سکھانا (محمد امین، ص165، 2014)

محمد منیر اظھر کے مطابق تربیت سے مراد ہے۔ "تَبْلِيغُ الشَّيْءِ إِلَى كَمَالِهِ شَيْئًا فَشَيْئًا" تربیت کا مطلب ہے کسی چیز کو آہستہ آہستہ اس کی مکمل صلاحیت تک پہنچانا۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے خالق کی عبادت میں کامل ہو اور اس کا کردار، گفتار اور سلوک لوگوں کے لیے ایک بہترین مثال بنے۔ اس کے ذریعے فرد کی صلاحیتوں اور خصوصیات کو بہتر بنایا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرتی اور روحانی لحاظ سے ایک مثالی شخصیت بن سکے۔ (اظہر، ص249، 2009)

انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا تربیت اولاد کا انداز بیان:

انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا طریقہ کار تربیت اولاد میں ایک روحانی، اخلاقی اور دینی تربیت پر مرکوز ہوتا تھا۔ اولیاء اللہ کا مقصد اپنی اولاد کو اللہ کی رضا کے راستے پر چلانا، ان میں روحانیت پیدا کرنا اور انہیں اخلاقی طور پر پختہ اور معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھنے والا فرد بنانا ہوتا تھا۔ ان کے طریقہ تربیت میں چند اہم پہلو شامل ہیں۔

توحید کی تعلیم اور اللہ سے تعلق:

انبیاء و اولیاء اپنی اولاد کو سب سے پہلے توحید کی تعلیم دیتے تھے تاکہ وہ اللہ کی وحدانیت کا شعور حاصل کریں اور صرف اللہ کی عبادت کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھیں۔ اس کے ساتھ ہی، اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے ان کی روزمرہ کی عبادات، ذکر و فکر، اور اللہ کی رضا کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دی جاتی تھی۔

"وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"(لقمان:13)

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو توحید کی تعلیم دیتے ہوئے شرک سے بچنے کی تاکید کی۔ یہ آیت والدین کو نصیحت کرتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اللہ کی وحدانیت پر ایمان لانے کی تربیت دیں

روحانی تربیت:

انبیاء و اولیاء اپنے بچوں کو روحانی تربیت فراہم کرتے تھے تاکہ وہ اپنے دل کو صاف رکھیں اور اللہ کے قریب پہنچنے کی کوشش کریں۔ انہیں مراقبہ، ذکر، اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کے ساتھ روحانی تعلق مضبوط بنانے کی ترغیب دی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ، اولیاء اللہ اپنے بچوں کو روحانیت کے بارے میں شعور دینے کے لیے خود بھی ان عبادات اور روحانی طریقوں کی پیروی کرتے تھے۔

اخلاقی تربیت:

اپنے بچوں کو اعلیٰ اخلاقی اقدار سکھاتے تھے۔ وہ اپنے بچوں کو حسن سلوک، غمگساری، اور دوسرے انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کے اصول سکھاتے تھے تاکہ وہ ایک نیک اور صالح فرد بنیں۔ حضرت لقمان کی نصیحت منقول ہے۔

"وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ"(لقمان:18)

"اور لوگوں سے تکبر کے ساتھ اپنا رخ نہ موڑو اور زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ بے شک اللہ کسی خود پسند اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

یہ آیت اخلاقی تربیت کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے، جس میں انسان کو عاجزی، احترام اور سماجی برابری اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی ہے اور اس نصیحت میں والدین کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ وہ اپنی اولاد کو تکبر، غرور، اور خود پسندی سے بچنے اور عاجزی و انکساری اپنانے کی تعلیم دیں۔

اللہ کے راستے پر چلنے کی ترغیب:

ہمیشہ اپنی اولاد کو اللہ کے راستے پر چلنے کی ترغیب دیتے تھے اور انہیں دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق گزارنے کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ اپنی اولاد کو یہ سکھاتے تھے کہ اللہ کی رضا کی طلب سب سے اہم ہونی چاہیے اور اسی کے تحت ان کی زندگی کا مقصد طے ہونا چاہیے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو مسلسل سمجھایا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی:

"يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ"(ہود:42)

اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔"

اس آیت میں حضرت نوح علیہ السلام نے بیٹے کو اللہ کے حکم کی پیروی کرنے کی تاکید کی اور نافرمانی کے انجام سے خبردار کیا اور اس میں والدین کے لیے ایک پیغام بھی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اصلاح کی حتی الوسع کوشش کریں اور انہیں اللہ کے قریب لانے کی فکر کریں، چاہے وہ حالات جیسے بھی ہوں۔

اولاد کے لیے دعا:

اپنی اولاد کے لیے مسلسل دعا کرتے تھے کہ اللہ انہیں ہدایت دے، ان کی زندگی میں سکون اور برکتیں ڈالے، اور انہیں دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔ ان کی دعامیں اولاد کی روحانیت، اخلاقی اقدار، اور کامیابی کی طلب ہوتی تھی۔

"رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي"(ابراہیم:40)

"اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے دعا کی کہ اللہ ان کو نماز قائم کرنے والا بنائے۔ والدین کے لیے یہ ایک اہم درس ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے اللہ سے دعا کریں تاکہ وہ نیک اور صالح افراد بنیں۔

صبر اور محنت کی تلقین:

اپنے بچوں کو صبر، تحمل اور محنت کی اہمیت سکھاتے تھے۔ وہ انہیں بتاتے تھے کہ اللہ کے راستے پر چلتے ہوئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، اور اس دوران صبر اور اللہ پر توکل کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ، محنت اور کوشش کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور اولاد کو اس بات کا شعور دلایا جاتا تھا کہ کامیابی صرف اللہ کی رضا سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

"وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ"(لقمان:17)

"اور جو مصیبت تمہیں پہنچے اس پر صبر کرو۔ بے شک یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔"

اس آیت میں حضرت لقمان علیہ السلام نے یہ نصیحت کی کہ زندگی میں آنے والی مشکلات پر صبر کریں، کیونکہ یہ ایمان کی مضبوطی اور اخلاقی بلندی کی علامت ہے۔

ایثار اور قربانی کا جذبہ:

اپنی اولاد کو ایثار اور قربانی کے جذبے کی اہمیت سکھاتے تھے۔ وہ انہیں بتاتے تھے کہ اپنے نفس، خواہشات اور ذاتی مفادات کو چھوڑ کر دوسروں کی مدد کرنا اور اللہ کے راستے میں قربانی دینا ایک بہت بڑا عمل ہے۔ اس کے ذریعے فرد اپنی روحانیت میں ترقی کرتا ہے اور اللہ کے قریب پہنچتا ہے۔

"قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ"(الصافات:102)

"اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: اے ابا جان! وہی کیجیے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے"

اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اللہ کے حکم کے بارے میں آگاہ کیا، جو ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے بچپن سے ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی اطاعت اور قربانی کے جذبے کی تعلیم دی تھی۔ والدین کو اپنی اولاد کو اللہ کی بندگی، دین کی اہمیت، اور

قربانی کے حقیقی معنی سکھانے چاہییں۔

اللہ کی رضا کے لیے رہنمائی:

اپنی اولاد کو اللہ کی رضا کی طلب کی اہمیت سکھاتے تھے اور انہیں اس بات کی سمجھ دیتے تھے کہ ہر عمل میں اللہ کی رضا کو مقدم رکھنا ضروری ہے۔ وہ انہیں بتاتے تھے کہ دنیا کی فانی خوشیوں کے مقابلے میں اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی زیادہ اہم ہے۔

"وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَٰهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ۚ يَا بَنِيَّ إِنَّ ٱللَّهَ ٱصْطَفَىٰ لَكُمُ ٱلدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ"(بقرہ:132)

"اور ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور یعقوب نے بھی یہی وصیت کی تھی: اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لیے دین کو پسند کیا ہے، تو تم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔"

اس آیت میں حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام نے اپنے بیٹوں کو یہی بات سمجھائی کہ دین اسلام میں رہ کر اللہ کی رضا کی جستجو کی جائے اور اس میں والدین کے لئے یہ پیغام ہے کہ وہ اپنی اولاد کی دینی تربیت میں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزاریں۔

تربیت اولاد میں والدین کا کردار:

بچوں کی ولادت کے بعد والدین پر کئی اہم اور ذمہ دارانہ فرائض عائد ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کے بچوں کی جسمانی، ذہنی، اور روحانی نشوونما کے لیے اہم ہیں بلکہ والدین کے لیے بھی دنیا اور آخرت میں کامیابی کا سبب بنتے ہیں۔ یہ ذمہ داریاں مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہیں، جنہیں تفصیل سے بیان کیا جارہا ہے۔

شکر گزاری اور خوشی کا اظہار:

اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور انمول تحفہ ہے۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ اس نعمت پر شکر ادا کریں، چاہے وہ بیٹا ہو یا بیٹی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوۡرًا(الانسان:3)

"ہم نے اسے راستے کی ہدایت کر دی خواہ شکر گزار بنے اور خواہ ناشکرا"

بیٹیوں کی پیدائش پر ناراضگی یا مایوسی کا اظہار نہ کریں کیونکہ اسلام میں بیٹی کو خاص رحمت قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَكُوْنُ لِأَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَيَتَّقِي اللهَ فِيْهِنَّ وَيُحْسِنُ اِلَيْهِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ(مسند احمد 3/43)

"جس کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں"

بچے کو نہلانا اور پاکیزگی کا اہتمام:

پیدائش کے بعد بچے کو جلد از جلد نہلانا ضروری ہے تاکہ وہ جسمانی طور پر پاک ہو جائے۔ ہسپتال میں اگر فوراً نہلانا ممکن نہ ہو تو گرم پانی اور صاف کپڑے سے بچے کے جسم کو صاف کریں۔ یہ عمل طہارت اور پاکیزگی کے اولین اصولوں میں سے ہے۔

اذان اور اقامت دینا:

پیدائش کے فوراً بعد بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت دی جائے۔ یہ عمل بچے کی زندگی کا پہلا روحانی پیغام ہے، جو اسے اللہ تعالی کے ذکر سے جوڑتا ہے اور شیطان کو دور بھگاتا ہے۔ ابو رافع سے روایت ہے:

"رَأَيْتُ رُسُوْلَ اللهِ أَذَّنَ فِيْ أُذُنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍ علیہما السلام عَلٰى حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ"(سنن ابی داوٗد:5105)

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن بن علی کے کان میں اس وقت اذان دیا جب انہیں فاطمہ نے جنم دیا"

بچے کا اچھا نام رکھنا:

بچے کا نام والدین کی ایک اہم ذمہ داری ہے کیونکہ نام شخصیت کی پہچان ہوتا ہے۔ اچھے معنی رکھنے والے اسلامی نام رکھے جائیں، جن میں اللہ کے ذکر یا کسی نیک صفت کا اظہار ہو۔ امام بیہقی نے روایت نقل کی ہے:

"حَقُّ الْوَلَدِ عَلٰى الْوَالِدِ اَنْ يَحْسُنَ اسْمُهٗ وَ يَحْسُنَ أَدَبُهٗ"(شعب الایمان،2/400)

" باپ پر بچے کا یہ بھی حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھیں اور اس کو حسن ادب سے آراستہ کریں"

تحنیک کرنا:

تحنیک کا مطلب ہے بچے کے تالو پر کھجور کا ٹکڑا چبا کر لگانا۔ یہ عمل بچے کی صحت اور قوت مدافعت کے لیے مفید ہے اور سنتِ نبوی ہے۔
تحنیک کے حوالے صحیح مسلم میں روایت منقول ہے:

يُحَدِّثُ أَنَّ أُمَّهُ حِينَ وَلَدَتْ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ(مسلم:5549)

"حضرت انس بیان فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ کے ہاں جس وقت بچے کی پیدائش ہوئی (تو انہوں نے مجھ سے فرمایا) کہ اس بچے کو نبی اکرم کی خدمت میں لے جاؤں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تحنیک فرما دیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ کوئی چیز چبا کر اس بچے کے منہ میں ڈالیں)"

عقیقہ کرنا:

نومولود کی ولادت پر خوشی کے اظہار کے لیے ساتویں دن جانور ذبح کرنا عقیقہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ نے اس کی تاکید فرمائی، کیونکہ عقیقہ بچے کو مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ جاہلیت میں عقیقہ کی رسم موجود تھی، مگر اسلام نے اسے پاکیزہ اور اصلاح شدہ شکل دی۔ نبی کریم نے فرمایا:

"فِي الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى"

"بچے کی طرف سے عقیقہ ہونا چاہیے، لہٰذا جانور ذبح کرو اور بچے سے میل کچیل دور کرو"(سنن نسائی:4219)

خود رسول اللہ نے بھی حسنین کریمین کا عقیقہ کیا تھا۔ حضرت بریدہ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ(سنن نسائی:522)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین کی طرف سے عقیقہ کیا"

بچے کو دودھ پلانا:

ماں کا دودھ بچے کی بہترین غذائی ضرورت پوری کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ماں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بچے کو دو سال تک دودھ پلائے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ(البقرۃ:23)

"جو باپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولاد پوری مدت رضاعت تک دودھ پیے تو مائیں اپنے بچوں کو مکمل دو سال تک دودھ پلائیں"۔

ختنہ کرنا:

اسلامی شعائر میں ایک نومولود کا ختنہ کرنا ہے اور یہ اس بچے کی صحت و تندرستی کی نشانی ہے۔ آج جدید ریسرچ کے آنے کے بعد اس کے فوائد بھی واضح وروشن ہو گئے ہیں

مرد اور عورت کے ختنہ کے حوالے سے مسند احمد میں حضرت اسامہ سے روایت منقول ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ مَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ(مسند احمد:20994)

"نبی کریم نے فرمایا ختنہ کرنا مردوں کی سنت اور عورتوں کی عزت ہے"

والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچے کا ختنہ جلد از جلد کروائیں، اور ساتویں دن ختنہ کروانا افضل ہے۔

مختلف پہلوؤں سے تربیت اولاد:

ذیل میں تربیت اولاد میں والدین کے کردار کو مختلف پہلوؤں سے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

1۔ دینی تربیت میں والدین کا کردار:

قرآن و حدیث میں والدین کو اولاد کی تربیت کے حوالے سے خصوصی ہدایات دی گئی ہیں، کیونکہ بچوں کی ابتدائی زندگی میں جو عادات اور نظریات انہیں سکھائے جاتے ہیں، وہی ان کی شخصیت اور کردار کا حصہ بن جاتے ہیں۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

عقیدے کی درستگی:

اولاد کی دینی تربیت کا پہلا اور سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ ان کے عقیدے کو درست کیا جائے۔ قرآن میں حضرت لقمان کی نصیحت بیان کی گئی:

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕؔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ(لقمان:13)

"اور (یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔"

یہ آیت والدین کو سکھاتی ہے کہ بچوں کو توحید کا درس دینا، انہیں شرک سے بچانا اور بچوں کے دل میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کا تصور مضبوط کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔

اولاد کو نیک اور پرہیزگار بنانے کی تلقین:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا"(التحریم:6)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ"

اس آیت میں والدین کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنی اولاد کی بھی جہنم کی آگ سے حفاظت کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ والدین اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دیں، ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کریں اور انہیں گناہوں سے بچنے کی ترغیب دیں۔

امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی تلقین:

سورہ لقمان میں حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:

"يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ"(لقمان:17)

"اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم دو اور بدی سے منع کرو اور جو مصیبت تجھے پیش آئے اس پر صبر کرو"

یہ آیت والدین کے لیے نمونہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو نماز کی پابندی، اچھے اعمال کرنے، برائی سے روکنے اور مشکلات پر صبر کی تعلیم دیں۔

رزقِ حلال کی تلقین:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ"(الاسراء:31)

"اور تم اپنی اولاد کو تنگ دستی کے خوف سے قتل نہ کیا کرو، ہم انہیں رزق دیں گے اور تمہیں بھی"

والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو حلال روزی کمانے اور اس پر بھروسہ کرنے کا سبق دیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

عبادات کی پابندی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ(سنن ابی داؤد:495)

"تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو جب ان کی عمر دس برس ہو جائیں (اور وہ نماز نہ پڑھیں) تو انہیں سزا دو"

یہ تعلیمات والدین کو یاد دلاتی ہیں کہ بچوں کو بچپن ہی سے نماز کا عادی بنانا ان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

اولاد کے لیے بہترین وراثت:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ"(ترمذی:1952)

"باپ اپنی اولاد کو جو بہترین چیز دے سکتا ہے وہ اچھی تربیت ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مال و دولت کے بجائے دین و اخلاق کی تربیت بہترین سرمایہ ہے۔

نیکی کی عادت ڈالنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ"(بخاری:1385)

"ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔" اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ والدین کا رویہ اور تعلیم ہی بچے کے دین و اخلاق کا تعین کرتی ہے۔

بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا"(ترمذی:1919)

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔"

والدین پر لازم ہے کہ بچوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں تاکہ وہ دین کو محبت کے ساتھ سیکھ سکیں۔

دینی تربیت کے عملی طریقے

عبادات کی عادت ڈالنا: والدین کو خود نماز، روزہ اور دیگر عبادات کی پابندی کرنی چاہیے تاکہ بچے ان کی تقلید کریں۔

اچھے اخلاق کا نمونہ بننا: والدین کو بچوں کے لیے دیانتداری، صبر، انصاف اور سخاوت کا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

اسلامی ماحول پیدا کرنا: گھر میں قرآن پاک کی تلاوت، اسلامی کتب کا مطالعہ، اور دینی موضوعات پر گفتگو بچوں کو دین سے قریب کرتی ہے۔

صحبت صالح کا انتخاب: بچوں کو نیک اور صالح دوستوں کے ساتھ وقت گزارنے کی ترغیب دیں تاکہ وہ مثبت رویے سیکھ سکیں۔

دعاؤں کی تعلیم: بچوں کو مسنون دعائیں یاد کرانا اور ان کی اہمیت سکھانا ضروری ہے۔

2. جسمانی تربیت میں والدین کا کردار

ایک صحت مند جسم ہی ایک اچھے دماغ اور مضبوط ایمان کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ قرآن و حدیث میں صحت اور جسمانی قوت کو اہمیت اور اس موضوع پر رہنمائی فراہم کی گئی ہے تاکہ والدین اپنی اولاد کو جسمانی طور پر مضبوط اور تندرست بنا سکیں۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

جسمانی قوت کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ"(الانفال:60)

"اور ان (کفار) کے مقابلے کے لیے تم سے جہاں تک ہو سکے طاقت مہیا کرو"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قوت اور طاقت حاصل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی جسمانی تربیت کا خاص خیال رکھیں تاکہ وہ صحت مند اور مضبوط بن سکیں۔

حلال اور پاکیزہ خوراک کی تاکید:

قرآن میں فرمایا گیا:

"كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ"(البقرہ:57)

"ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عنایت کی ہیں"

حلال اور پاکیزہ خوراک جسمانی صحت کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو صحت بخش اور متوازن غذا فراہم کریں۔

آرام اور نیند کا خیال:

اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام اور سکون کے لیے پیدا کیا:

"وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا"(سورہ النبا:10)

"اور رات کو ہم نے پردہ قرار دیا"

والدین کو چاہیے کہ بچوں کے آرام اور نیند کا خاص خیال رکھیں تاکہ وہ جسمانی طور پر توانائی حاصل کر سکیں۔

صفائی کی اہمیت:

قرآن میں فرمایا گیا:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ"(البقرہ:222)

"بے شک خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے"

جسمانی صفائی صحت کے لیے ضروری ہے۔ والدین بچوں کو صفائی کی عادت ڈالیں اور اس کے فوائد بتائیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

جسمانی طاقت کی فضیلت:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ"(مسلم:2664)

"مضبوط مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو جسمانی طور پر مضبوط بنانے کے لیے ان کی صحت اور ورزش کا خاص خیال رکھیں۔

بچوں کے ساتھ کھیلنا:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے ساتھ کھیلتے اور انہیں محبت دیتے تھے۔ ابن ابی نجیح سے روایت منقول ہے:

"كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَرْكَبَانِ ظَهْرَ النَّبِيِّ وَيَقُولَانِ: حِلْ حِلْ، وَيَقُولُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا"(بحار الانوار، ج43، ص285)

"امام حسن اور امام حسین علیہما السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پشت پر سوار ہوتے اور حل حل کہتے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بہترین اونٹ تمہارا اونٹ ہے"

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کیساتھ کھیل کود میں شریک ہو جائے کیونکہ کھیل کود بچوں کی جسمانی نشوونما کے لیے ضروری ہے۔

صفائی نصف ایمان:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ"(صحیح مسلم:223)

"صفائی نصف ایمان ہے۔"

والدین کو بچوں کو جسمانی صفائی کا عادی بنانا چاہیے، جیسے روزانہ نہانا، دانت صاف کرنا، اور صاف لباس پہننا۔

تیراکی اور گھڑ سواری کی تعلیم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اپنی اولاد کو تیرنا اور تیر اندازی سکھاؤ۔"(المعجم الاوسط للطبرانی:8932)

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو جسمانی تربیت کے لیے صحت مند سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔

خوراک کے آداب:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَا غُلَامُ ، سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ"(بخاری:5376)

"بچے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے قریب سے کھاؤ"

والدین بچوں کو کھانے کے آداب سکھائیں اور ان کی غذا کے معیار کا خیال رکھیں۔

جسمانی تربیت کے عملی پہلو

متوازن غذا کی فراہمی: بچوں کو ایسی خوراک دیں جو جسمانی نشوونما کے لیے ضروری ہو، جیسے دودھ، پھل، سبزیاں، گوشت، اور اناج۔

ورزش اور کھیل کود: والدین بچوں کو جسمانی سرگرمیوں میں شامل کریں، جیسے دوڑ، سائیکلنگ، اور کھیل کود، تاکہ ان کی ہڈیاں اور پٹھے مضبوط ہوں۔

بچوں کی صفائی کا خیال: والدین بچوں کو دن میں نہانے، ہاتھ دھونے، اور صاف کپڑے پہننے کی عادت ڈالیں۔

صحت مند عادات کی تربیت: بچوں کو صحت مند عادات سکھائیں، جیسے وقت پر کھانا کھانا، بھرپور نیند لینا، اور روزانہ ورزش کرنا۔

صحت کی نگرانی: والدین کو بچوں کی صحت پر نظر رکھنی چاہیے اور بیماری کی صورت میں فوری علاج کا انتظام کرنا چاہیے۔

مثالی طرزِ زندگی: والدین خود صحت مند طرزِ زندگی اپنائیں تاکہ بچے ان کی پیروی کریں۔

حادثات سے حفاظت: بچوں کو کھیل کے دوران اور روزمرہ زندگی میں حفاظتی تدابیر اپنانے کی تعلیم دیں۔

3. اخلاقی تربیت میں والدین کا کردار

بچوں کی اخلاقی تربیت اس کی شخصیت کی بنیاد رکھتی ہے اور والدین کا رویہ اور کردار بچوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ قرآن و حدیث میں والدین کو بچوں کی اخلاقی تربیت کی اہمیت اور ذمہ داری کے بارے میں واضح ہدایات دی گئی ہیں۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

نیکی اور پرہیزگاری کی تعلیم:

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"(المائدہ:2)

"اور (یاد رکھو) نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کیا کرو"

والدین بچوں کو نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کی تعلیم دیں اور گناہ اور زیادتی سے بچنے کی تلقین کریں۔

جھوٹ سے پرہیز کی تعلیم:

قرآن میں جھوٹ سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے:

"وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ"(الحج:30)

"جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو"

والدین بچوں کو سچ بولنے اور جھوٹ سے دور رہنے کی عملی مثال پیش کریں۔

احسان اور شفقت کی تعلیم:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ"(النحل:90)

"یقیناً اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"

والدین بچوں کو عدل و احسان کی تربیت دیں اور انہیں دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیں۔

تواضع اور انکساری:

حضرت لقمان کی نصیحت قرآن میں یوں بیان کی گئی:

"وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا"(لقمان:18)

"اور لوگوں سے (غرور و تکبر سے) رخ نہ پھیرا کرو اور زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو"

بچوں کو سکھائیں کہ وہ تکبر اور غرور سے بچیں اور عاجزی اختیار کریں۔

کردار سازی:

والدین بچوں کے لیے سب سے بڑے رول ماڈل ہوتے ہیں۔ بچوں کی شخصیت پر سب سے زیادہ اثر والدین کے اعمال اور عادات کا ہوتا ہے، اس لیے والدین کو اپنے کردار میں خود احتسابی لانی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس حوالے سے بہترین رہنما ہے۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"(الاحزاب:21)

"تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے کردار میں دیانت، صداقت، اور شرافت کا مظاہرہ کریں تاکہ بچے ان کی تقلید کریں۔

مشکلات کے وقت صبر کی تلقین:

قرآن میں والدین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صبر کی تعلیم دیں:

"وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ"(البقرہ:45)

"اور صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔ بے شک یہ بھاری ہے مگر ان لوگوں کے لیے جو عاجزی کرنے والے ہیں۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو مشکلات میں اللہ پر بھروسہ کرنے کی تعلیم دیں۔

زمانے کے فتنوں سے بچانے کی کوشش:

عصرِ حاضر میں بچے انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور دیگر جدید ذرائع سے گمراہی کا شکار ہو سکتے ہیں۔

"اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا"(فاطر:6)

"شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے، لہٰذا اسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو صحیح رہنمائی فراہم کریں اور ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کی تعلیم دیں۔اسکرین ٹائم کو محدود کریں۔بچوں کو مفید تعلیمی ویب سائٹس اور ایپس کے استعمال کی ترغیب دیں۔ان کے ساتھ سوشل میڈیا کے خطرات پر بات کریں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

حسن اخلاق کی اہمیت:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا"(ترمذی:1162)

"مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو اچھے اخلاق کی تعلیم دیں تاکہ ان کا ایمان مضبوط ہو۔

اچھے اخلاق کی تعلیم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی والد اپنی اولاد کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی عطیہ نہیں دیتا۔"(سنن ترمذی)

والدین کو بچوں کو جھوٹ، دھوکہ، اور بدتمیزی سے بچانے کے لیے خود عملی مثال بننا ہوگا اور انہیں صبر، عاجزی، اور حسنِ اخلاق کا درس دینا ہوگا۔

سچائی اور دیانت داری:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ"(بخاری:6094)

"سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔"

والدین بچوں کو سچائی اور دیانت داری کی اہمیت سکھائیں اور خود بھی اس پر عمل کریں۔

حیا اور عفت کی تعلیم:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ"(صحیح مسلم:37)

"حیا سے خیر اور بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے"

والدین بچوں کو حیااور عفت کا سبق دیں اور انہیں غیر اخلاقی باتوں سے دور رکھیں۔

دوستی اور مشورے کا ماحول:

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا، فَلَيْسَ مِنَّا(سنن ابی داود:4943)

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ دوستانہ رویہ اپنائیں تاکہ بچے اپنے مسائل اور جذبات ان سے شیئر کر سکیں۔ بچوں کی بات سننے کے لیے وقت نکالیں۔ انہیں فیصلے کرنے کا موقع دیں اور ان کی رہنمائی کریں۔ ان کے جذبات کا احترام کریں اور ان کی عزتِ نفس کو مجروح نہ کریں۔

غصے سے اجتناب:

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نصیحت مانگی تو آپ نے فرمایا:

"لَا تَغْضَبْ"(بخاری:6116)"غصہ نہ کرو۔"

والدین بچوں کو صبر اور برداشت کا سبق دیں تاکہ وہ جذبات پر قابو پانا سیکھ سکیں۔

اخلاقی تربیت کے عملی پہلو

عملی مثال قائم کرنا: والدین کو خود اچھے اخلاق کا نمونہ بننا چاہیے۔ بچے والدین کی نقل کرتے ہیں، اس لیے والدین کا رویہ بچوں کی تربیت پر سب سے زیادہ اثر ڈالتا ہے۔

اخلاقی کہانیاں سنانا: بچوں کو انبیاء، صحابہ کرام، اور بزرگ ہستیوں کے اخلاقی واقعات سنانا ان کی شخصیت پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔

اچھے رویے کی حوصلہ افزائی: جب بچے کوئی اچھا کام کریں تو والدین ان کی تعریف کریں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

برے رویے پر نرمی سے اصلاح: اگر بچے کوئی غلطی کریں تو والدین کو نرمی اور محبت کے ساتھ ان کی اصلاح کرنی چاہیے۔

دوستی کے آداب سکھانا: والدین بچوں کو اچھے دوست بنانے اور برے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا درس دیں۔

دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا: بچوں کو سکھائیں کہ وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کریں اور معاشرے میں انصاف اور مساوات کا رویہ اپنائیں۔

غلطیوں پر نرمی سے رہنمائی: والدین کو چاہیے کہ بچوں کی غلطیوں پر سختی کرنے کے بجائے نرمی سے ان کی اصلاح کریں۔

سوالات کے جوابات دینا: والدین کو بچوں کے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کا صحیح اور منطقی جواب دینا چاہیے تاکہ وہ الجھن کا شکار نہ ہوں۔

تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی: والدین کو بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو پہچان کر ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

4. نفسیاتی تربیت میں والدین کا کردار

اولاد کی نفسیاتی تربیت والدین کی ایک نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ایک متوازن اور پر سکون نفسیاتی ماحول بچے کی جذباتی صحت، خود اعتمادی، اور شخصیت کی نشو و نما کے لیے ضروری ہے۔قرآن و حدیث میں والدین کو اپنی اولاد کی نفسیاتی تربیت اور ان کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش آنے کی واضح ہدایات دی گئی ہیں۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

محبت اور شفقت کا رویہ:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَوَصَّيْنَا الإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا..."(لقمان:14)

"اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی نصیحت کی۔"

یہ آیت والدین اور اولاد کے درمیان محبت بھرے تعلق کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔والدین کی محبت اور شفقت بچوں کے اعتماد اور نفسیاتی سکون کا باعث بنتی ہے، جو ان کی شخصیت کی بنیاد ہے۔

عزت نفس کا خیال:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ..."(الاسراء:70)

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی عزت کریں اور ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں جو ان کے اندر خود اعتمادی اور عزت نفس پیدا کرے۔

خوف اور سختی سے گریز:

قرآن میں ظلم اور زیادتی سے منع کیا گیا ہے:

"لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا..."(البقرہ:286)

"کسی جان پر اس کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔"

یہ آیت والدین کو سکھاتی ہے کہ وہ بچوں پر غیر ضروری دباؤ نہ ڈالیں۔ سختی اور غیر حقیقی توقعات بچوں کی نفسیات پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں، جبکہ ان کے ساتھ نرمی اور سمجھداری سے پیش آنا ان کی شخصیت کو بہتر بنانے میں مددگار ہوتا ہے۔

عدم اعتماد اور حوصلہ افزائی:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ..."(آل عمران:159)

"پھر جب تم فیصلہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کے فیصلوں اور کاموں میں ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان میں اعتماد پیدا کریں تاکہ وہ خود پر یقین رکھ سکیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

بچوں کے ساتھ نرمی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ"(مسلم:2593)

"بے شک اللہ نہایت نرم خو ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے، اور نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا"

والدین کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بچوں کی تربیت میں نرمی کا پہلو اختیار کریں، کیونکہ سختی بچوں کے دلوں میں خوف پیدا کر سکتی ہے، جو ان کی نفسیاتی نشوونما پر منفی اثر ڈال سکتی ہے

بچوں کے جذبات کا احترام:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی جذباتی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ ایک بار آپ نماز پڑھا رہے تھے اور ایک بچہ رونے لگا تو آپ نے نماز مختصر کر دی تاکہ ماں بچے کو سنبھال سکے"(بخاری:868)

غلطیوں پر مناسب ردعمل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ"(بخاری:6038)

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی، لیکن کبھی آپ نے مجھے 'اف' تک نہ کہا اور نہ کبھی کسی کام کے لیے یہ فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا یا کیوں نہیں کیا"

یہ حدیث والدین کو سکھاتی ہے کہ بچوں کی غلطیوں پر سخت ردعمل دینے کے بجائے انہیں سمجھایا جائے، تاکہ وہ اپنی غلطیوں سے سیکھ سکیں۔

نفسیاتی تربیت کے عملی پہلو

مثبت رویہ اپنانا: والدین کو ہمیشہ بچوں کے سامنے مثبت اور حوصلہ افزا رویہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ بچے خوداعتمادی پیدا کریں۔

حوصلہ افزائی اور تعریف: بچوں کی اچھے اعمال پر تعریف کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ بہتر کارکردگی کی طرف مائل ہوں۔

خوف اور دباؤ سے بچانا: والدین کو چاہیے کہ بچوں کو غیر ضروری خوف اور دباؤ سے دور رکھیں اور انہیں اپنی بات کہنے کا موقع دیں۔

غلطیوں پر نرمی سے اصلاح: بچوں کی غلطیوں پر سختی کرنے کے بجائے نرمی اور محبت سے ان کی اصلاح کریں تاکہ وہ شرمندگی یا خوف کا شکار نہ

ہوں۔

بچوں کے جذبات کو سمجھنا: والدین بچوں کے جذبات کو سمجھیں اور ان کی مشکلات کو سنجیدگی سے لیں، تاکہ بچے اپنے والدین کو اپنا ہمدرد سمجھیں۔

معاشرتی دباؤ سے بچانا: والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو بے جا توقعات اور معاشرتی دباؤ سے بچائیں اور ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان کی رہنمائی کریں۔

صبر اور برداشت کی تعلیم: والدین بچوں کو صبر اور مشکلات کا سامنا کرنے کی تربیت دیں تاکہ وہ ذہنی طور پر مضبوط ہوں۔

5. تعلیمی تربیت میں والدین کا کردار

اسلام نے والدین کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری دی ہے تاکہ وہ نہ صرف دنیاوی کامیابی حاصل کریں بلکہ ایک بہتر مسلمان اور نیک انسان بن سکیں۔ قرآن و حدیث میں اس حوالے سے بہت سی ہدایات موجود ہیں، جن کی روشنی میں والدین اپنی اولاد کی تعلیمی تربیت بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

علم کی فضیلت:

قرآن مجید میں علم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"(الزمر: 9)

"کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے یکساں ہو سکتے ہیں؟"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ علم رکھنے والے اور بے علم برابر نہیں۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو علم کے حصول کی طرف راغب کریں۔

تعلیم کی ابتدا اللہ کی معرفت:

قرآن کی پہلی وحی علم اور قلم کے ذریعے سے شروع ہوئی:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ"(العلق:1)

"پڑھیے! اپنے رب کے نام سے جس نے خلق کیا"

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کا آغاز اللہ کی معرفت اور اس کے کلام کو سیکھنے سے کریں۔

دعوت الی علم:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا"(طٰہٰ:114)

"اور کہہ دیا کریں: میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما"

یہ آیت والدین کو ترغیب دیتی ہے کہ وہ بچوں کے دل میں علم کی محبت پیدا کریں اور ان کے لیے علم کی دعا کریں۔

توحید کی تعلیم:

حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر قرآن میں موجود ہے، جنہوں نے اپنے بیٹے کو توحید کی تعلیم دی:

"يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"(لقمان:13)

ترجمہ: "اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

یہ آیت والدین کو سکھاتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو توحید، اللہ کی عبادت اور شرک سے اجتناب کی تعلیم دیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

علم حاصل کرنے کی اہمیت:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"(سنن ابن ماجہ:224)

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو دنیاوی اور دینی تعلیم کے حصول کے لیے بہترین مواقع فراہم کریں۔

تعلیم کے لیے قربانی کی مثال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ(مسلم:2699)

"اور جو شخص اس راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی تعلیم کے لیے ہر ممکن سہولت اور وسائل فراہم کریں۔

قرآن کی تعلیم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَلَّمَ وَلَدَهُ الْقُرْآنَ، أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجَ الْكَرَامَةِ وَحُلَّةَ الْعِزِّ يُعْجَبُ مِنْهُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ(کتاب العیال، ج1، ص478)

"جو شخص اپنے بچے کو قرآن مجید کی تعلیم دے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا تاج اور اعزازی لباس پہنائے گا جو اولین و آخرین کی

حیرت کا معجب بن جائے گا"

اس حدیث کی روشنی میں والدین پر لازم ہے کہ وہ بچوں کو قرآن مجید کی خود تعلیم دیں یا اس کا اہتمام کریں۔

تعلیمی تربیت کے عملی پہلو

تعلیم کی ابتدا گھر سے: بچوں کی تعلیم کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو ابتدائی دینی تعلیم جیسے قرآن پاک پڑھنا، دعائیں یاد کرنا اور عبادات کی تربیت گھر پر فراہم کریں۔

تعلیمی ماحول فراہم کرنا: والدین کو بچوں کے لیے گھر میں ایک پر سکون اور تعلیمی ماحول پیدا کرنا چاہیے جہاں وہ پڑھائی پر توجہ مرکوز کر سکیں۔

حلال و حرام کی تعلیم: بچوں کو حلال اور حرام کے درمیان فرق سکھانا والدین کی ذمہ داری ہے تاکہ وہ حلال روزی اور پاکیزہ زندگی گزار سکیں۔

اچھے اداروں کا انتخاب: والدین کو بچوں کے لیے ایسے تعلیمی ادارے منتخب کرنے چاہیے جو دینی اور دنیاوی دونوں تعلیمات فراہم کریں۔

بچوں کی دلچسپی کا خیال رکھنا: بچوں کے تعلیمی رجحانات اور دلچسپیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی رہنمائی کریں تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز میں استعمال کر سکیں۔

مثالی کردار پیش کرنا: والدین خود علم حاصل کریں اور اپنے بچوں کے سامنے ایک مثالی کردار پیش کریں تاکہ بچے ان سے متاثر ہو کر علم کی قدر کریں۔

تعلیم کے نتائج پر نظر رکھنا: والدین کو بچوں کی تعلیمی کارکردگی پر نظر رکھنی چاہیے اور انہیں بہتر بنانے کے لیے مشورے اور مدد فراہم کرنی چاہیے۔

6. جنسی تربیت میں والدین کا کردار

اسلام نے انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے واضح رہنمائی فراہم کی ہے، اور جنسی تعلیم کو بھی معاشرتی اور اخلاقی اقدار کے دائرے میں اہمیت دی ہے۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ بچوں کو شرم و حیا، پاکیزگی، اور جنسی اخلاقیات کی تعلیم قرآن و حدیث کی روشنی میں دیں۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

شرم و حیا کی تعلیم:

قرآن مجید میں شرم و حیا کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے:

"قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ"(النور:30)

"آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بچا کر رکھیں، یہ ان کے لیے پاکیزگی کا باعث ہے"

اور عورتوں کے بارے میں فرمایا:

"وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا"(النور:31)

"اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھیں اور اپنی زیبائش (کی جگہوں) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے خود ظاہر ہو"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو اپنی نظریں جھکانے اور عفت و پاکدامنی کا درس دیں۔

پردے کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا تاکہ معاشرے میں فحاشی کا خاتمہ ہو:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ"(الاحزاب:59)

"اے نبی! اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی چادریں تھوڑی نیچی کر لیا کریں"

والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو پردے کے احکام سکھائیں اور ان پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

فحاشی سے اجتناب:

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا"(الاسراء:32)

"اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے"

والدین کو بچوں کو زنا جیسے گناہوں سے دور رہنے کی اہمیت سمجھانی چاہیے اور ان کے لیے پاکیزہ ماحول فراہم کرنا چاہیے۔

نجی معاملات کی تربیت:

اللہ تعالیٰ نے بچوں کو نجی معاملات کا شعور دینے کے لیے ہدایات دیں:

"وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا"(النور:59)

"اور جب تمہارے بچے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اجازت لیا کریں"

والدین بچوں کو نجی جگہوں پر داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنے کی عادت ڈالیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرم و حیا ایمان کا حصہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ"(صحیح مسلم:37)

"حیا پوری کی پوری بھلائی ہے"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو حیا کے اصول سکھائیں اور ان کے لیے خود بھی مثال بنیں۔

بچوں کے لیے علیحدہ بستر:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ سِنِينَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ"(سنن ابی داود:495)

"اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔۔۔ان کے بستر جدا جدا کر دو"

والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی بلوغت سے پہلے ہی ان کے لیے علیحدہ بستر کا انتظام کریں تاکہ وہ نجی معاملات میں شعور حاصل کریں۔

غیر محرم سے اجتناب:

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ"(ترمذی:2165)

"جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے"

والدین کو بچوں کو غیر محرم مرد وعورت کے ساتھ تنہائی سے اجتناب کا درس دینا چاہیے۔

لباس کی اہمیت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ-----لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا"(مسلم:2128)

"اور وہ عورتیں ہیں جو لباس پہنے ہوئے (بھی) ننگی ہوں گی۔۔۔۔۔۔۔یہ عورتیں جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی"

والدین کو بچوں کو مناسب لباس پہننے اور ستر ڈھانپنے کی تعلیم دینی چاہیے۔

جنسی تربیت کے عملی پہلو

شفاف گفتگو: والدین بچوں کے ساتھ عمر کے مطابق مناسب اور صاف گفتگو کریں تاکہ وہ جنسی معاملات کو اخلاقی اور دینی نقطہ نظر سے سمجھ سکیں۔

بلوغت کی تعلیم: والدین بچوں کو بلوغت کی علامات اور ان کے تقاضوں کے بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں سمجھائیں، جیسے غسلِ جنابت، پاکیزگی، اور نماز کے مسائل۔

دوستی کے اصول: والدین بچوں کو سکھائیں کہ دوستی کے دائرے میں اخلاقیات کا خیال رکھیں اور غیر محرم سے اجتناب کریں۔

میڈیا اور ماحول کا جائزہ: والدین بچوں کے استعمال ہونے والے میڈیا اور دوستوں کے حلقے پر نظر رکھیں تاکہ وہ غیر اخلاقی مواد یا صحبت سے محفوظ رہیں۔

نگاہوں اور شرمگاہ کی حفاظت: بچوں کو ان کے جسم کے احترام اور شرمگاہ کی حفاظت کی اہمیت سکھائیں۔

سوالات کے جوابات دینا: بچے جب جنسی معاملات سے متعلق سوالات کریں تو والدین کو کھلے دل سے ان کے سوالات کے اخلاقی اور دینی جوابات فراہم کرنے چاہیے۔

پاکیزہ ماحول فراہم کرنا: والدین بچوں کے لیے گھر کا ایسا ماحول بنائیں جو شرم و حیا اور اخلاقی اقدار سے مزین ہو۔

7. معاشرتی تربیت میں والدین کا کردار

ایک اچھا معاشرہ تبھی تشکیل پاتا ہے جب والدین اپنی اولاد کو معاشرتی زندگی کے اصولوں اور آداب کے مطابق تربیت دیں۔ قرآن و حدیث میں والدین کو بچوں کی تربیت، خاص طور پر ان کی معاشرتی زندگی کے حوالے سے رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں

عدل و انصاف کی تعلیم:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی"(النحل:90)

"یقیناً اللہ عدل اور احسان اور قرابتداروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے"

والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو عدل و انصاف کا سبق دیں، تاکہ وہ معاشرتی تعلقات میں دوسروں کے ساتھ انصاف پر مبنی رویہ اختیار کریں۔

اخلاق کی بنیاد پر تربیت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا"(البقرہ:83)

"اور لوگوں سے حسن گفتار سے پیش آؤ"

والدین بچوں کو سکھائیں کہ لوگوں سے نرمی، محبت اور اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئیں۔

والدین اور بڑوں کی عزت:

قرآن میں والدین کی عزت کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا:

"وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا"(الاسراء:23)

"اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو"

بچوں کو والدین اور بزرگوں کے احترام کی تعلیم دینا والدین کی ذمہ داری ہے تاکہ وہ معاشرتی زندگی میں بڑوں کے حقوق کا خیال رکھ سکیں۔

مشورے اور شوریٰ کی اہمیت:

قرآن کہتا ہے:

"وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"(آل عمران:159)

"اور معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کریں"

والدین بچوں کو سکھائیں کہ وہ دوسروں سے مشورہ کریں اور اجتماعی فیصلے کرنے کی اہمیت کو سمجھیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

سلام کرنے کی عادت ڈالنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ"(مسلم:54)

"تم سلام کو عام کرو۔"

والدین بچوں کو سلام کرنے اور دوسروں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے کی عادت ڈالیں تاکہ معاشرتی تعلقات خوشگوار ہوں۔

ہمسایوں کے حقوق کی تعلیم:

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا:

"لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ"(السنن الکبری للبيهقي:19668)

"وہ شخص مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔"

والدین بچوں کو ہمسایوں کے حقوق کی اہمیت سکھائیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کرنے کی ترغیب دیں۔

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔"(ترمذی:1919)

والدین بچوں کو سکھائیں کہ وہ چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ پیش آئیں۔

حسن اخلاق کی تاکید:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔"(بخاری:3559)

والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حسن اخلاق کی تعلیم دیں تاکہ وہ معاشرے میں ایک مہذب انسان بن سکیں۔

معاشرتی تربیت کے عملی پہلو

دوستی کے آداب سکھانا: والدین بچوں کو اچھے دوستوں کا انتخاب اور تعلقات کو نبھانے کے اصول سکھائیں تاکہ وہ معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکیں۔

خدمتِ خلق کی عادت ڈالنا: بچوں کو دوسروں کی مدد کرنے اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے کی تربیت دیں۔

حقوق العباد کی اہمیت: والدین بچوں کو یہ سکھائیں کہ اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔

صفائی اور نظم وضبط: والدین بچوں کو سکھائیں کہ صفائی نصف ایمان ہے اور نظم وضبط کے بغیر معاشرتی زندگی بہتر نہیں ہو سکتی۔

صدقہ اور خیرات کا درس: بچوں کو صدقہ وخیرات کے ذریعے دوسروں کی مدد کرنے کا عادی بنانا چاہیے۔

ہم آہنگی اور رواداری: والدین کو بچوں میں مختلف طبقات اور مذاہب کے لوگوں کے ساتھ ہم آہنگی کا جذبہ پیدا کرنا چاہیے۔

خاندانی اقدار کی حفاظت: عصرِ حاضر میں مغربی ثقافت اور مادی رجحانات کے اثرات خاندانی نظام کو کمزور کر رہے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو خاندانی اقدار اور روایات کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

عالمی رجحانات سے آگاہی: عصرِ حاضر میں دنیا بھر میں ہونے والی تبدیلیوں سے بچوں کو روشناس کرانا ضروری ہے۔ والدین کو خود بھی جدید علوم اور رجحانات سے واقف ہونا چاہیے تاکہ وہ بچوں کو بہتر طور پر رہنمائی فراہم کر سکیں۔

طریقہ کار (METHODOLOGY)

تحقیقی ڈیزائن:

موجودہ تحقیق کا ڈیزائن خاصیتی تحقیق پر مشتمل ہے۔

ذرائع:

اس تحقیق میں مندرجہ ذیل ذرائع سے مدد لی گئی ہیں۔

قرآن کریم، احادیث نبوی، کتب، ریسرچ پیپرز، اقوال، مفکرین، ماہرین و محققین

معطیات اکھٹا کرنے کا طریقہ کار:

ڈیٹا کو لائبریریوں میں محقق کے ذاتی دورے اور ماہرین ممتاز شخصیات کے انٹرویوز کے ذریعے سے جمع کیا گیا ہے اور ڈیٹا کو جمع کرنے کے لیے درج ذیل ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔

منتخب شرکاء کیساتھ انٹرویوز، مشاہدہ، دستاویزات کا مطالعہ، لائبریریاں

معطیات کا تجزیہ کار:

ڈیٹا کا تجزیہ مواد کے تجزیہ سے کیا گیا ہے۔

اخلاقی یکجہتی:

کسی سے بھی معلومات لینے سے پہلے ان سے اجازت لی گئی ہیں اور ان کے اعتماد کو مجروح نہیں کیا ہے۔

ہماری تحقیق سے کسی لسانیت یا کسی طبقے کو نقصان نہیں ہوا ہے۔

نتائج(FINDINGS)

اس تحقیقی مطالعے کے مطابق نتائج عصر حاضر میں اولاد کی تربیت میں والدین کا کردار قرآن وسنت کی روشنی میں مندرجہ ذیل ہیں:

1. دینی اور اخلاقی بنیادوں کی مضبوطی:

قرآن وسنت میں والدین کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی دینی اور اخلاقی بنیادیں مضبوط کریں۔ آج کے دور میں یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ بچوں پر دنیاوی علوم اور مادی ترقی کے اثرات زیادہ ہو رہے ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو بنیادی دینی تعلیم دیں، نماز، روزہ، اور اخلاقیات کی اہمیت بتائیں تاکہ وہ اپنی زندگی میں دین پر عمل کر سکیں۔

2. اخلاقی تربیت اور کردار سازی:

بچوں میں اچھے اخلاق، ایمانداری، عدل، احترام اور محبت پیدا کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ عصرِ حاضر میں میڈیا اور سوشل نیٹ ورکس کے ذریعے بچوں پر مختلف ثقافتی اثرات پڑتے ہیں، اس لیے والدین کو چاہئے کہ وہ انہیں اسلامی اخلاقیات کے مطابق راہنمائی فراہم کریں۔

3. جدید دور کے چیلنجز کا سامنا کرنے کی تربیت:

قرآن وسنت میں مشکلات پر صبر اور برداشت کی تلقین کی گئی ہے۔ والدین کو بچوں کو عصرِ حاضر کے چیلنجز سے نمٹنے کی تربیت دینی چاہئے۔ انہیں بتائیں کہ زندگی میں مشکلات آئیں گی اور ان کا سامنا صبر، حوصلہ اور ایمان کے ساتھ کرنا ہے۔

4. سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال

جدید دور میں ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا بچوں کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ بچوں کی ٹیکنالوجی کے استعمال پر نظر رکھیں، ان کے اسکرین ٹائم کو منظم کریں، اور انہیں اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں سے آگاہ کریں۔ اس حوالے سے انہیں تعمیری اور علمی سرگرمیوں کی طرف راغب کریں۔

5. دوستی اور صحبت کی نگرانی:

اسلامی تعلیمات میں کہا گیا ہے کہ دوستوں کا اثر انسان پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عصر حاضر میں بچوں کے معاشرتی حلقے وسیع ہو چکے ہیں، اس لیے والدین کو چاہئے کہ بچوں کے دوستوں اور ان کی صحبت پر نظر رکھیں تاکہ وہ کسی برے اثر سے محفوظ رہیں۔

6. معاشرتی ذمہ داریوں کی تعلیم:

بچوں کو اسلام کے مطابق اپنے معاشرتی فرائض کی ادائیگی کی تربیت دینا بھی والدین کا فرض ہے۔ انہیں بتائیں کہ اسلام میں ہمسایوں کے

حقوق، بزرگوں کا احترام، اور انصاف کا کتنا بڑا مقام ہے۔ جدید دور میں معاشرتی بگاڑ سے بچانے کے لیے بچوں کو معاشرتی ذمہ داریوں اور اخلاص کی اہمیت سمجھنا ضروری ہے۔

7. تعلیم و تربیت میں توازن:

قرآن و سنت کی روشنی میں علم کا حصول ضروری ہے، مگر عصر حاضر میں والدین کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ بچوں کو دینی اور دنیاوی علوم میں توازن برقرار رکھیں تاکہ وہ ایک جامع اور متوازن شخصیت کے حامل بن سکیں۔

8. خود اعتمادی اور خود مختاری کی تربیت:

آج کے دور میں بچوں میں خود اعتمادی اور خود مختاری پیدا کرنا ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں محنت اور خود پر انحصار کا درس دیا گیا ہے۔ والدین کو چاہیئے کہ بچوں کو خود کام کرنے اور اپنی زندگی کے فیصلے کرنے کی صلاحیت دیں۔

9. وقت کا صحیح استعمال:

دورِ جدید میں بچوں کے لئے وقت کا ضیاع بہت بڑا مسئلہ ہے۔ والدین کو چاہئے کہ بچوں کو وقت کی قدر و قیمت بتائیں اور انہیں تعمیری سرگرمیوں میں مصروف رکھیں۔

10. مثبت رول ماڈل بننا:

والدین بچوں کے لئے پہلا رول ماڈل ہوتے ہیں۔ بچے والدین کے عمل کو دیکھ کر بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی میں دینی اور اخلاقی اصولوں پر عمل کریں تاکہ بچے ان سے سیکھ سکیں۔ والدین کا عملی نمونہ بچوں کی تربیت میں بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔

عصرِ حاضر میں قرآن و سنت کے مطابق تربیت اولاد میں والدین کا کردار بچوں کو کامیاب، بااخلاق، دین دار، اور باکردار بنانے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ بچوں کی شخصیت سازی اور ان کی دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے والدین کو قرآن و سنت کے رہنما اصولوں پر عمل پیرا رہ کر بچوں کی زندگیوں میں مثبت اثرات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ذمہ داری قیامت کے دن والدین سے پوچھے جانے والے سوالات میں سے ہے، اور ایک نیک، صالح اور تعلیم یافتہ نسل کی تربیت والدین کی آخرت کے لئے بھی صدقہ جاریہ بن سکتی ہے۔

نتیجۃ البحث (DISCUSSIONS)

عصر حاضر میں اولاد کی تربیت میں والدین کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ بدلتے ہوئے وقت اور معاشرتی تقاضوں کے پیش نظر والدین کے لیے اپنے بچوں کی تربیت میں مختلف چیلنجز اور مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ درج ذیل میں چند جامع نکات دیے گئے ہیں جو اولاد کی تربیت میں والدین کے کردار پر روشنی ڈالتے ہیں:

1. دینی اور اخلاقی تربیت:

والدین پر لازم ہے کہ وہ بچوں کو دینی تعلیمات اور اخلاقی اقدار سے آراستہ کریں۔ عصر حاضر میں، جب کہ دنیا مادیت پرستی کی طرف بڑھ رہی

ہے، بچوں کو قرآن وسنت کے مطابق تربیت دینا اور ان میں نیکی، صداقت، انصاف، اور ایمانداری کے اوصاف پیدا کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ اسلامی اخلاقیات کی تعلیم دینے سے بچے زندگی کے معاملات میں ایک مستحکم اور صالح رویہ اختیار کرتے ہیں اور دین کی راہ پر چلنے کی جانب راغب ہوتے ہیں۔

2. اچھے اخلاق اور کردار کی تعمیر

والدین اگر بچوں کو صداقت، دیانت، امانت اور احترامِ انسانیت جیسے اوصاف سکھائیں تو بچے اچھے اخلاق کے حامل اور معاشرے کے لیے مفید ثابت ہوتے ہیں۔

3. عبادات کی اہمیت کا شعور:

والدین اگر بچوں کو نماز اور دیگر عبادات کا عادی بنائیں تو ان کی دینی زندگی مضبوط ہوتی ہے۔ بچوں میں اللہ کی رضا کی جستجو اور تقویٰ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

4. احترام اور ادب کی تربیت:

بچوں کو بڑوں کا احترام، والدین کی اطاعت اور ادب کی عادت ڈالنے سے ان میں ادب واحترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو ان کی شخصیت کو مثبت انداز میں تعمیر کرتا ہے۔

5. صبر و تحمل کا درس:

والدین کی طرف سے دی گئی صبر و تحمل کی تعلیم بچوں کو زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے اور وہ ایک پر عزم اور مضبوط شخصیت کے حامل ہوتے ہیں۔

6. حلال و حرام کی پہچان:.

بچوں کو حلال و حرام، اچھے اور برے میں تمیز سکھانے سے وہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔

7. تعلیمی ترقی اور علم کی اہمیت:

دینی اور دنیاوی علم کی اہمیت بتانے سے بچوں میں سیکھنے اور علم حاصل کرنے کی جستجو بڑھتی ہے، جس سے وہ زندگی کے مختلف میدانوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

8. پیار اور شفقت کا ماحول:

والدین کی شفقت اور محبت بچوں کو ذہنی سکون اور خود اعتمادی فراہم کرتی ہے، جس سے ان کی شخصیت میں سکون اور محبت بھرا طرزِ عمل پروان چڑھتا ہے۔

9. معاشرتی آداب اور تعلقات کی بہتری:

والدین کی طرف سے بچوں کو معاشرتی آداب اور دوسروں کے حقوق کا احترام سکھانے سے وہ ایک ذمہ دار شہری اور بہترین انسان بن کر معاشرے کی خدمت کر سکتے ہیں۔

10. عزت نفس اور حوصلہ افزائی:

والدین اگر بچوں کے عیوب پر بر سر عام تنقید کے بجائے ان کی حوصلہ افزائی کریں تو بچوں کی عزت نفس برقرار رہتی ہے اور ان میں خود اعتمادی آتی ہے۔

11. تعلیم و ٹیکنالوجی کی مثبت رہنمائی:

آج کے دور میں بچوں کے لیے تعلیم اور ٹیکنالوجی تک رسائی لازمی ہو چکی ہے، مگر اس کے ساتھ ہی والدین کی رہنمائی ضروری ہے تاکہ بچے ان وسائل کو مثبت طور پر استعمال کریں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو تعلیمی ترقی میں معاونت فراہم کریں، ان کے مطالعے کی نگرانی کریں، اور ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے بچنے کے لیے رہنمائی کریں۔

12. مثالی کردار کا نمونہ بننا:

بچے اپنے والدین کو دیکھ کر بہت کچھ سیکھتے ہیں، اس لیے والدین کا ہر عمل بچوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ والدین کا کردار بچوں کے لیے ایک نمونہ ہوتا ہے، جسے بچے لاشعوری طور پر اپنا لیتے ہیں۔ اگر والدین خود سچائی، شفقت، صبر اور بردباری کا مظاہرہ کریں تو بچے بھی ان خوبیوں کو اپناتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیتِ اولاد میں والدین کا کردار بچوں کی ذہنی، جسمانی اور روحانی نشوونما کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک اچھے اور نیک والدین اپنے بچوں کو دنیا و آخرت میں کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں، اور اس کے لیے وہ انہیں محبت، اخلاق، علم اور دین کی روشنی میں پروان چڑھاتے ہیں۔ اس طرح، والدین کی صحیح تربیت سے ایک صالح اور کامیاب نسل پروان چڑھتی ہے جو خود بھی کامیاب ہوتی ہے اور اپنے معاشرے کو بھی مثبت تبدیلیوں سے ہمکنار کرتی ہے۔

اختتامیہ (CONCLUSION)

اس تحقیق میں قرآن و سنت کی روشنی میں والدین کی تربیتِ اولاد میں اہمیت پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو نیک، صالح، اور باکردار بنائیں تاکہ وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں۔ اس تربیت کا مقصد یہ ہے کہ بچے اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزاریں، والدین اور معاشرتی ذمہ داریوں کا احترام کریں اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کریں۔ موجودہ دور میں سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کے اثرات نے تربیت کو مزید پیچیدہ اور اہم بنا دیا ہے، جس کے لیے والدین کو ان چیلنجز کا شعور حاصل کرنا اور ان سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا کرنا ضروری ہے۔

والدین کو نہ صرف بچوں کی علمی تربیت پر توجہ دینی چاہیے بلکہ ان کی روحانی، اخلاقی اور ذہنی نشوونما پر بھی بھرپور دھیان دینا چاہیے۔ انہیں اپنے بچوں کو نماز، روزہ اور دیگر اسلامی عبادات کی اہمیت سکھانا چاہیے، ساتھ ہی اچھے اخلاق جیسے صداقت، امانت، حیا، اور احسان کی تعلیم دینی چاہیے۔ والدین کا کردار بچوں کی تربیت پر گہرا اثر ڈالتا ہے، اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ خود ان اصولوں پر عمل کریں اور بچوں کے لیے ایک اچھے نمونہ بنیں۔

والدین کو بچوں کے ساتھ محبت، شفقت اور حکمت سے پیش آنا چاہیے تاکہ بچے اپنے والدین سے محبت کریں اور ان کی رہنمائی پر اعتماد کریں۔ اس طرح بچوں کی شخصیت میں مثبت تبدیلی آئے گی اور وہ ایک نیک اور کامیاب فرد بنیں گے۔ اس تربیت کا فائدہ نہ صرف والدین کی خوشیوں میں اضافہ کرے گا بلکہ ان کی آخرت میں بھی ان کے درجات کی بلندی کا سبب بنے گا۔

آخر کار، والدین کی تربیتِ اولاد ایک عظیم صدقہ جاریہ بن جاتی ہے جو ان کی دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

سفارشات (RECOMMENDATIONS)

عصرِ حاضر میں اولاد کی تربیت ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ موجودہ دور میں بچوں کو کئی نئے چیلنجز اور فتنوں کا سامنا ہے، جیسے کہ سوشل میڈیا، انٹرنیٹ، مادیت پرستی، اور اخلاقی گراوٹ وغیرہ۔ ان حالات میں والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں جو انہیں نہ صرف دنیاوی زندگی میں کامیاب بنائے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو کرے۔

عملی سفارشات

والدین کے لیے مؤثر تربیتِ اولاد کی چند اہم سفارشات درج ذیل ہیں:

1. **اخلاقی تربیت:** بچوں کو سچائی، ایمانداری، صبر، اور عفو جیسے اسلامی اخلاق سکھائیں۔
2. **دینی اور روحانی تربیت:** قرآن و سنت کی تعلیم دیں، نماز کی پابندی کروائیں، اور اللہ و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کریں۔
3. **سوشل میڈیا کا درست استعمال:** انٹرنیٹ کے مثبت استعمال کی تربیت دیں اور غیر اخلاقی مواد سے بچانے کے لیے نظر رکھیں۔
4. **تعلیم کی اہمیت:** دینی و دنیاوی علم کی ترغیب دیں اور بچوں میں تجسس اور شوق پیدا کریں۔
5. **صحبت پر نظر:** بچوں کے دوستوں اور صحبت کا جائزہ لیں تاکہ بری اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔
6. **محبت اور شفقت:** بچوں کے ساتھ محبت اور اعتماد کا رشتہ قائم کریں۔
7. **معاشرتی ذمہ داری:** دوسروں کی مدد اور خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کریں۔
8. **عدل و انصاف:** بچوں میں انصاف کا شعور پیدا کریں اور ان کے ساتھ منصفانہ رویہ اپنائیں۔
9. **ذاتی مثال بنیں:** اپنے کردار اور عمل سے بچوں کے لیے عملی نمونہ بنیں۔

یہ سفارشات بچوں کو نیک، بااخلاق، اور معاشرے کے لیے مفید انسان بنانے میں مددگار ثابت ہوں گی، جو دنیا و آخرت میں کامیابی کے حصول

کا ذریعہ بنے۔

محققین کے لیے سفارشات:

اس تحقیق میں محقق نے اپنی جانی، مالی وسائل اور وقت کے کے پیش نظر تربیت اولاد میں والدین کا کردار کو حد الامکان جامع انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کے باوجود درج ذیل موضوعات پر محققین کے لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

1. **اسلامی اور جدید اصولوں کا امتزاج:** اسلامی تعلیمات اور جدید نفسیاتی اصولوں کو یکجا کر کے والدین کے لیے مؤثر رہنما اصول تیار کریں۔
2. **عمر کے مراحل پر تحقیق:** بچوں کی تربیت میں مختلف عمر کے مراحل کی ضروریات کے مطابق اصول وضع کریں۔
3. **والدین کے کردار پر تحقیق:** والدین کو بچوں کے لیے رول ماڈل بنانے کی اہمیت کو اجاگر کریں اور ان کے رویے کے اثرات کا جائزہ لیں۔
4. **ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا:** ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات سے بچاؤ کے طریقے تجویز کریں۔
5. **دینی و اخلاقی اقدار:** بچوں کی روزمرہ زندگی میں دینی اور اخلاقی اقدار کو شامل کرنے کے لیے عملی تجاویز پیش کریں۔
6. **محبت اور اعتدال:** بچوں کی تربیت میں شفقت اور اعتدال کو فروغ دیں تاکہ وہ متوازن شخصیت کے حامل بنیں۔
7. **تربیتی ورکشاپس:** والدین کے لیے تربیتی پروگرامز ترتیب دیں تاکہ وہ عملی اصولوں سے واقف ہو سکیں۔
8. **معاشرتی و ثقافتی عوامل:** سماجی، تعلیمی، اور ثقافتی اثرات کا جائزہ لے کر والدین کے لیے مددگار سفارشات فراہم کریں۔

یہ سفارشات والدین کو بچوں کی متوازن تربیت اور ان کی شخصیت سازی کے لیے رہنمائی فراہم کریں گی۔

حوالہ جات(REFERENCE)

1. القرآن الکریم، سورہ التحریم:5,6، ہود:42، الحج:30، آل عمران:38، 40، انفال:60ء28، الصف:38، المائدہ:2، البقرہ23,45,57:، لقمان13,17,18:، الصافات:102، النحل:90، النبا: 10، الاحزاب:59، فاطر:6، طٰہٰ: 114، الزمر:9، النور30,31,59:، الاسراء23,32,70:
2. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، احادیث نمبر:3559ء7138,1385,5373,6094,6116,6038,868
3. مسلم، ابن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، احادیث نمبر:6759,5549,2664,223,2699,2128,54,37
4. محمد بن یزید قزوینی، ابن ماجہ ابو عبداللہ، سنن ابن ماجہ، احادیث نمبر:3671,5105,224
5. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد، سنن ترمذی، احادیث نمبر:3921,1900,1952,1919,1162,2165
6. نعمانی، مولانا محمد منظور، معارف الحدیث, حدیث نمبر:1397
7. شیبانی، ابو عبداللہ احمد ابن محمد بن حنبل، مسند احمد، احادیث نمبر:3,20994/43
8. البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، شعب الایمان، 400/2
9. النسائی، احمد ابن شعیب، سنن نسائی، احادیث نمبر:4219,522,

10. السجستانی، ابوداؤد سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، احادیث نمبر: 495,4943
11. مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، ج 43، ص 285
12. الطبراني، أبوالقاسم سليمان بن أحمد، المعجم الاوسط للطبرانی 8932 :
13. عبيد الله البغدادی، ابن ابی الدنیا، کتاب العیال، ج 1، ص 478
14. البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي، السنن الكبری 19668 :
15. زبیدی، مرتضی، تاج العروس، ج 2، ص 464
16. اصفهانی، حسین، المفردات فی غریب القرآن، بیروت
17. مولوی، فیروزالدین، فیروز لغات، ص 200
18. مطہری، مرتضیٰ، تعلیم وتربیت در اسلام، تہران: صدرا، 1337ھ، ص 43
19. یوسف قرضاوی، ڈاکٹر، فطری تربیت کے اہم تقاضے، اسلامک پبلشرز لمیٹڈ، لاہور، ص 297
20. ابن بادیس، عبدالحمید، محمد، آثار ابن بادیس، دار ومکتبة الشركة الجزائرية، 1388ھ، ج 1، ص 101
21. عثمانی، محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 2008، ج 1، ص 168
22. محمد امین، ڈاکٹر، ہمارا دینی نظام تعلیم، دارالاخلاص، لاہور، 2014، ص 165
23. آمینی، حضرت آیت اللہ ابراہیم، آئین تربیت، لاہور، الموسسۃ الاسلامیہ،
24. انصاریان، استاد حسین، گھر ایک جنت، مترجم: نثار احمد زین پوری، کراچی، حسن علی بک ڈپو
25. مروجی، آیت محمد جواد طبسی، بچوں کا مقام اور والدین کی زمہ داریاں، مترجم: سید علی افضل زیدی قمی، کراچی، محمد علی بک ڈپو، 2020
26. دہقان، اکبر، قران وحدیث کی روشنی میں تربیت اولاد کے 114 نکتے، مترجم: سید ظفر حسین نقوی، کراچی، اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، 2009
27. رضوی، سید عابد حسین، تربیت اولاد کے سنہری اصول، کراچی، مدرسہ القائم پیغام وحدت اسلامی، 2019
28. عبدالمجید، محمد حنیف، مثالی ماں، کراچی، مکتبہ بیت العلم، 2017
29. سوید، محمد نور ابن عبدالحفیظ، تربیت اولاد کا نبوی انداز اور اسکے زریں اصول، مترجمین: لجنۃ المصنفین، لاہور، دارالقلم، 2009
30. محمدی، انصار زبیر، بچوں کی تربیت کیسے؟، دہلی، مکتبہ نوائے اسلام، 1999
31. علوان، شیخ عبداللہ ناصح، اسلام اور تربیت اولاد، مترجم: مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار، کراچی، مکتبۃ الحبیب، 1988
32. یاسر نصر، ڈاکٹر، ہمارے بچے ہم سے کیا چاہتے ہیں؟، مترجم: محمد امان اللہ ناصر مدنی، لاہور، مکتبہ بیت السلام الریاض، 2013
33. خان، نواب صدیق حسن، اولاد اور والدین کے حقوق، لاہور، اسلامک سروسز سوسائٹی،
34. ضیغم، تفصیل احمد، اولاد کو بگڑنے سے کیسے بچائیں، لاہور، مکتبہ قدوسیہ، 2007
35. صدیقی، حفصہ، بچوں سے گفتگو کیسے کریں؟، کراچی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، 2010
36. خالد علوی، پروفیسر ڈاکٹر، اسلام میں اولاد کے حقوق اسلام آباد، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2007
37. حجاجی، عبدالوہاب، اسلامی تربیت، بنارس الھند، ادارۃ البحوث السلامیہ، 2007

38. فریحہ ،ام،نیک ماؤں کا مثالی کردار،لاہور،ادارہ مطبوعات خواتین،2002
39. نقشبندی، حضرت مولانا ذوالفقار احمد،اولاد کی تربیت کے سنہری اصول،یوپی،احمد بک ڈپو مبارک شاہ سہارنپور،
40. قاسمی، محمد رضی الرحمن،اولاد کی تربیت کوتاہیاں اور رہنما اصول، بہار، مدرسہ تعلیم الاسلام گیاری،2020
41. الحمد،فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم،اولاد کی تربیت کیسے کریں،مترجم: نصر اللہ شاہد،لاہور، مکتبہ اسلامیہ،2012
42. جمعہ ،احمد خلیل،اولاد کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں،مترجم: لجنۃ المصنفین،لاہور،بیت العلوم،2003
43. ظہیر،غلام مصطفی، تحفۃ الاطفال،لاہور،دارالاسلاف،2018
44. علوان،عبداللہ ناصح،تربیت اولاد کا اسلامی نظام،مترجم: مولانا قمر الزمان،لاہور،علم وعرفان پبلیشرز،1998
45. زینو ،محمد جمیل ،تربیت اولاد کے اسلامی اصول ،مترجم:حافظ •خالد حیات محمود ،گوجرنوالہ،محمد صدیق کھوکھر ناظم جامعہ تعلیم القران والحدیث للبنات،1993
46. منیر قمر،ابوعدنان محمد، تربیت اولاد، بنگلور انڈیا، توحید پبلیکیشنز،2013،ص137
47. مدنی،رضیہ، تربیت اولاد،لاہور،اسلامک انسٹیٹیوٹ،2021
48. الرحمٰن علوی، قاری فیاض،رہنمائے والدین اساتذہ، پشاور، مکتبہ علویہ،2017
49. ندوی، سراج الدین،رسول اللہ کا طریق تربیت،لاہور،دارالبلاغ پبلیشرز،2016
50. زینو،فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل،اسلام میں بچوں کی تعلیم وتربیت،مترجم: ابوالقاسم حافظ محمود تبسم،لاہور،حدیبیہ پبلیکیشنز،2004
51. یاسر،الشیخ ابو،ہماری اولادیں نافرمان کیوں؟،لاہور، نعمانی کتب خانہ،2007
52. القطان،الشیخ احمد،فرائض والدین،مترجم: پروفیسر محمد یوسف ضیاء،لاہور،نور اسلام اکیڈمی،2001
53. اعظمی، شیخ اسعد،بچوں کی تربیت سے متعلق چالیس احادیث،یوپی،مکتبۃ الفہم،2012
54. ھود،مولانا محمد،بچوں کی تربیت،لاہور،دارالاندلس،2003،ص36
55. ام کلثوم،ڈاکٹر،بچے کی تربیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں،اسلام آباد،دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی،2006
56. السلفی، محمد انور محمد قاسم،اولاد کی اسلامی تربیت، ممبئی،احیا ملٹی میڈیا،2002
57. فضل الٰہی،پروفیسر ڈاکٹر،بچوں کا احتساب،لاہور، مکتبہ قدوسیہ،ص156
58. مظاہری،آیت اللہ حسین، تربیت فرزند،مترجمہ : سیدہ مخدومہ نقوی،لاہور،ادارہ تعلیم وتربیت،
59. نجفی، علامہ سید ابنِ حسن،اصول تربیت، کراچی،ادارہ تمدن اسلام،1993
60. آملی،آیت اللہ جوادی،مفاتیح الحیات،مترجم: مولانا سید ظفر حسین نقوی،لاہور، معراج کمپنی،
61. حسین، تصور، تربیت اطفال، مسائل اور والدین کی ذمہ داریاں عصر حاضر کے تناظر میں،ج3،ش2،2021، Https://www.pakjip.com
62. گل،نیاب،تربیت اولاد میں خلفائے راشدین کا اسوہ حسنہ اور معاصر عائلی زندگی میں اس کے اثرات ،ج3،ش3، 2021، Https://www.pakjip.com
63. شاہ،سید حسنین،دور حاضر میں بچوں کی نفسیاتی تربیت کی افادیت سیرتِ طیبہ کی روشنی میں ایک مطالعہ ،ج3،ش1 ،وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس

64. 2022،www.alduhaa.com

65. اقبال،نوید،ڈاکٹر،دور حاضر میں تربیت اولاد کا فقدان اور والدین کی زمہ داریاں،ج14،ش1،2023،
http://ojas.uop isl.pk

66. محمود، نسیم،ڈاکٹر،بچے کی تعلیم وتربیت میں کردار ولی کے عصر تقاضے،ج3،ش1،2019،
https://rahatulquloob.com

67. عباسی،شہباز،عصر حاضر میں تربیت اولاد اسوہ رسول کی روشنی میں،ج5،ش1،2022،غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان،
https://alwifaqjournal.com

References

1. Al-Qur'an Al-Kareem, Surah Al-Tahrim: 5, 6, Hud: 42, Al-Hajj: 30, Al-Imran: 38, 40, Anfal: 28, 60, Al-Safa: 38, Al-Ma'idah: 2, Al-Baqarah: 23, 45, 57, Luqman. : 13, 17, 18, Al-Safaat: 102, Al-Nahl: 90, Al-Nabaa: 10, Al-Ahzab: 59, Fatir: 6, Taha: 114, Al-Zamr: 9, Al-Nur: 30, 31, 59, Al-Israa: 23, 32, 70
2. Bukhari, Abu Abdullah Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari, Hadith No.: 7138, 1385, 5373, 6094, 6116, 6038, 868, 3559
3. Muslim, Ibn al-Hajjaj al-Qashiri, Sahih Muslim, Hadith No.: 6759, 5549, 2664, 223, 2699, 2128, 54, 37
4. Muhammad Ibn Yazid Qazwini, Ibn Majah Abu Abdullah, Sunan Ibn Majah, Hadith No.: 3671, 5105, 224
5. Tirmidhi, Abu Issa Muhammad, Sunan Tirmidhi, Hadith No: 3921, 1900, 1952, 1919, 1162, 2165
6. Naumani, Maulana Muhammad Manzoor, Maarif al-Hadith, Hadith No: 1397
7. Shaibani, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Hadith No: 43/3, 20994
8. Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin al-Husayn, Sha'b al-Ayman, 400/2
9. Al-Nasa'i, Ahmad ibn Shuaib, Sunan al-Nasa'i, Ahadith No.: 4219, 522.
10. Al-Sajistani, Abu Dawud Salman bin Ash'ath, Sunan Abi Dawud, Ahadith No: 495, 4943
11. Majlisi, Muhammad Baqir, Bihar Al-Anwar, vol. 43, p. 285
12. Al-Tabarani, Abu Al-Qasim Sulaiman Ibn Ahmad, Al-Maajam al-Awsat by Al-Tabarani: 8932
13. Ubaidullah al-Baghdadi, Ibn Abi al-Duniya, Kitab al-Ayal, Vol. 1, p. 478
14. Al-Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin Al-Husayn bin Ali, Sunan al-Kubara: 19668
15. Zubeidi, Murtaza, Taj al-Aros, vol. 2, p. 464
16. Esfahani, Hussain, Al-Mufardat fi Gharib al-Qur'an, Beirut
17. Moulvi, Ferozuddin, Feroz Ghatak, p. 200
18. Mutahari, Murtaza, Education and Training in Islam, Tehran: Sadra, 1337 AH, p.43
19. Yusuf Qaradawi, Dr., Essential Requirements of Fitri Tarbiya, Islamic Publishers Limited, Lahore, p. 297
20. Ibn Badis, Abdul Hameed, Muhammad, Athar Ibnu Badis, Dar wa Muktat al-Sharqat al-Jaziriyyah, 1388 AH, Volume 1, p. 101
21. Usmani, Muhammad Shafi, Mufti, Maarif al-Qur'an, Maktaba Maarif al-Qur'an, Karachi, 2008, vol.1, p.168
22. Muhammad Amin, Dr., Our Religious Education System, Darul-Ikhlas, Lahore, 2014, p. 165
23. Amini, Hazrat Ayatollah Ibrahim, Ain Tarbiat, Lahore, Al-Massita Al-Islamiyya,
24. Ansarian, Ustad Hussain, Gharaik Jannat, Translator: Nisar Ahmed Zainpuri, Karachi, Hassan Ali Book Depot.
25. Maruji, Ayat Muhammad Jawad Tabasi, Place of Children and Responsibilities of Parents,

Translated by: Syed Ali Afzal Zaidi Qumi, Karachi, Muhammad Ali Book Depot, 2020
26. Dehqan, Akbar, 114 points of raising children in the light of Quran and Hadith, translator: Syed Zafar Hussain Naqvi, Karachi, Akbar Hussain Jiwani Trust, 2009
27. Rizvi, Syed Abd Hussain, The Golden Principles of Child Education, Karachi, Madrasah Al-Qaim, Message of Unity of Islam, 2019
28. Abdul Majeed, Muhammad Hanif, An Ideal Mother, Karachi, Muktaba Baitul Alam, 2017
29. Sweid, Muhammad Noor Ibn Abdul Hafeez, The Prophetic Way of Raising Children and Its Thousand Principles, Translators: Lajat al-Musnafin, Lahore, Darul Qalam, 2009.
30. Mohammadi, Ansar Zubair, How to train children?, Delhi, Maktab Nawai Islam, 1999.
31. Alwan, Sheikh Abdullah Nasih, Islam and Children's Training, Translated by: Maulana Dr. Muhammad Habibullah Mukhtar, Karachi, Muktabat Habib, 1988
32. Yasir Nasr, Dr., What do our children want from us?, Translated by Muhammad Amanullah Nasir Madani, Lahore, Muktaba Baitsul-Salam al-Riyadh, 2013
33. Khan, Nawab Siddique Hasan, Rights of Children and Parents, Islamic Services Society, Lahore.
34. Zaigham, Tafseel Ahmad, How to save children from corruption, Lahore, Muktaba Qudousia, 2007
35. Siddiqui, Hafsa, How to Talk to Children?, Karachi, Islamic Research Academy, 2010
36. Khalid Alvi, Prof. Dr., Children's Rights in Islam Islamabad, Da'wah Academy International Islamic University, 2007
37. Hajjaji, Abdul Wahab, Islamic Education, Banaras-ul-Hind, Idarat al-Bakhu al-Salamiyyah, 2007.
38. Fariha, Umm, Role model of virtuous mothers, Lahore, Women's Publishing House, 2002.
39. Naqshbandi, Hazrat Maulana Zulfiqar Ahmad, Golden Principles of Child Training, UP, Ahmedbak Depo Mubarak Shah Saharanpur,
40. Qasmi, Muhammad Razi-ur-Rahman, Children's training, mistakes and guidelines, Bihar, Madrasa Shiqeel-ul-Islam Gyari, 2020
41. Al-Hamad, Fazilta Al-Shaykh Muhammad Bin Ibrahim, How to Train Children, Translator: Nasrullah Shahid, Lahore, Islamia School, 2012
42. Juma, Ahmad Khalil, Training children in the light of Quran and Sunnah, translator: Lajat al-Musnafin, Lahore, Baitul Uloom, 2003.
43. Zaheer, Ghulam Mustafa, Tuhfat al-Itaf, Lahore, Darul Aslaaf, 2018
44. Alwan, Abdullah Nasih, The Islamic System of Children's Education, Translated by Maulana Qamar-ul-Zaman, Lahore, Alam and Irfan Publishers, 1998.
45. Zaino, Muhammad Jameel, Islamic principles of child training, translator: Hafiz • Khalid Hayat Mahmood, Gujranwala, Muhammad Siddiq Khokharnazem, Jamia Shikam Al-Qur'an and Hadith for Girls, 1993.
46. Muneer Qamar, Abu Adnan Muhammad, Training Children, Bangalore, Tawheed Publications, 2013, p. 137
47. Madani, Razia, Child Education, Lahore, Islamic Institute, 2021
48. Ur Rehman Alvi, Qari Fayyaz, Leaders Parents Teachers, Peshawar, Alaviya School, 2017
49. Nadvi, Sirajuddin, Rasoolullah's Method of Education, Lahore, Darul Balag Publishers, 2016
50. Zaino, Fazillatul-Shaykh Muhammad Bin Jameel, Education and Training of Children in Islam, Translated by: Abul Qasim Hafiz Mahmood Tabasim, Lahore, Hudaybiyah Publications, 2004.
51. Yasir, Al-Sheikh Abu, Why are our children disobedient?, Lahore, Naumani Library, 2007.
52. Al-Qattan, Al-Sheikh Ahmad, Farais Walidin, Translator: Prof. Muhammad Yusuf Zia, Lahore, Noor Islam Academy, 2001
53. Azmi, Sheikh Asad, Forty Hadiths on Child Training, UP, Maktab Al Fahm, 2012
54. Hood, Maulana Muhammad, Education of Children, Lahore, Dar-ul-Andalis, 2003, p.36
55. Umm Kulthum, Dr., Child Education in the Light of Islamic Teachings, Islamabad, Dawah Academy International University, 2006
56. Al Salafi, Muhammad Anwar Muhammad Qasim, Islamic Education of Children, Mumbai, Ahya

Multimedia, 2002
57. Fazal Elahi, Prof. Dr., Children's Accountability, Lahore, Qudousia School, p. 156
58. Mazahiri, Ayatollah Hussain, Child Education, Translated by: Syeda Makhdooma Naqvi, Lahore, Institute of Education and Training.
59. Najafi, Allama Syed Ibn Hasan, Principles of Training, Karachi, Institute of Civilization of Islam, 1993.
60. Amli, Ayatollah Javadi, Mufatih Al-Hayat, Translator: Maulana Syed Zafar Hussain Naqvi, Lahore, Miraj Company,
61. Hussain, Concept, Child Education, Problems and Responsibilities of Parents in Contemporary Perspective, Vol.3, Sh.2, 2021, Https://www.pakjip.com
62. Gul, Niyab, The good deeds of the Caliphs in the education of children and its effects in contemporary family life, Volume 3, Volume 3, 2021, Https://www.pakjip.com
63. Shah, Syed Hasnain, A Study on the Usefulness of Psychological Training of Children in Modern Times in the Light of Sirat-i-Taiba, Vol. 3, Vol. 1, Federal Urdu University, Abdul Haq Campus, 2022, www.alduhaa.com
65. Iqbal, Naveed, Dr., Lack of education of children nowadays and responsibilities of parents, Volume 14, Issue 1, 2023.
http://ojas.uop isl.pk
66. Mehmood, Naseem, Doctor, The role of the guardian in the education and training of the child.
https://rahatulquloob.com
67. Abbasi, Shehbaz, Modern Education of Children in the Light of Asah Rasool, Vol. 5, Sh. 1, 2022, Ghazi University, Dera Ghazi Khan,
https://alwifaqjournal.com